ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

وقف املاک ایکٹ 2020ءاور تولیت وقف: فقہی جائزہ

Waqf Property Act 2020 and Tauliat e Waqf: A Jurisprudential Review

Dr. Mufti Saeed Ahmad
Postdoc Fellow, IRI, IIU, Islamabad.
drsaeed1170@gmail.com
Muhammad Sarwar
Phd Scholar, IIS, University of the Punjab, Lahore.
sarwarmuhammad324@gmail.com

Abstract

During the era of stability in the Islamic government, Bait al-Mal assumed responsibility for both individual and collective well-being. Diverse funding sources, including waqf, Zakat, Sadaqat, Ushar, Ashur, and Jizya etc, played a vital role in supporting the welfare of the state. Notably, waqf stood out as a prominent and nuanced contributor to Bait al-Mal. Given the paramount importance of waqf, the Pakistani legislature has consistently demonstrated interest in its regulation, enacting various acts over time. In 2020, the Parliament of Pakistan passed the Waqf Act 2020, eliciting reactions from Islamic scholars who raised concerns about certain compromises on Shariah aspects. Particularly, Tauliat e Waqf (Maintenance of Waqf) emerged as a compromised facet that warrants careful consideration in alignment with Islamic jurisprudence. This article precisely examines the provisions related to Tulaat Waqf in the Waqf Property Act 2020.

Key Words: Islamic Government, *Bait ul Mal*, Collective Well-being, Waqf, Legislature, Waqf Act 2020, Provisions, Islamic Jurisprudence.

تمہید

اسلامی حکومت کے استحکام کے زمانے میں بیت المال عام طور پر لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی کفالت کا ذمہ دار ہوتا تھا۔بیت المال میں اجتماعی کفالت کے لیے آنے والے اموال کے متعدد ذرائع تھے جن میں وقف، زکوٰۃ، صدقات، عسشر، عشور اور جزیہ جیسے دیگر ذرائع قابل ذکر ہیں۔ان ذرائع میں سے ہر ایک کی فقہی تفصیلات ہیں جن میں سے وقف نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔وقف سے متعلق شرعی ہدایات کا ایک بڑا حصہ وقف کی تولیت سے متعلق بھی ہے۔پاکستان میں وقف املاک سے متعلق 2020ء میں قانون سازی ہوئی ہے جسے وقف املاک ایکٹ 2020ء کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس میں وقف کی تولیت سے متعلق بھی

قوانین مرتب ہوئے ہیں جس کا فقہ اسلامی کی روشنی میں جائزہ لینا ضروری ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں وقف املاک ایکٹ 2020ء میں تولیت وقف سے متعلق دفعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

وقف کا لغوی واصطلاحی مفہوم

وقف [1] زبان عربی کا لفظ ہے جو اپنے عربی مفہوم کے ساتھ فارسی اور اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔علامہ ابن منظور لسان العرب میں رقم طراز ہیں :

وقف:الوقوف خلاف الجلوس وقفت بالمکان وقف وقوفاًوالجمع وقف ووقوف۔ [2]

وقف جلوس کے خلاف حالت کو کہتے ہیں وقفت بالمکان یعنی میں کسی جگہ ٹھہرا اس کی جمع وقف اور وقوف کے الفاظ سے آتی ہے۔

فقہاء کرام نے وقف کی اصطلاحی تعریفات مختلف کی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ کی ذکر کردہ تعریفِ وقف

اما تعریفہ فھو فی الشرع عند ابی حنیفۃ حبس العین علی ملک الواقف والتصدق بالمنفعۃ علی الفقراء او علی وجہ من وجوہ الخیر۔ [3]

امام صاحبؒ کے نزدیک وقف شرعی یہ ہے کہ کسی چیز کی اصل کو واقف کی ملکیت میں روکے رکھنا اور اس کے منافع کو فقراء یا دیگر خیر کے کاموں میں صدقہ کرنا۔

صاحبینؒ کا وقف کے بارے میں موقف

وعندھما ھو حبسھا علی حکم ملک اللہ تعالی وصرف منفعتھا علی من احب ولو غنیا۔ [4]

وقف کسی چیز کو اللہ تعالی کی ملکیت میں دے دینا اور اس کے منافع کو جہاں پسند ہو صرف کرنا اگرچہ وہ مال دار ہو جس پر وقف کیا گیا ہے۔

امام مالک کا وقف کے بارے میں نقطہ نظر

الشرح الصغیر میں علامہ دردیر رقم طراز ہیں:

ھوالوقف جعل منفعۃ مملوک ولو باجرۃ اوغلتہ لمستحق بصیغۃ مدۃ مایراہ المحبس۔ [5]

اپنی کسی مملوکہ چیز کی منفعت کو یا اس کی آمدن کو خاص مدت تک کیلئے کسی مستحق کے خاص کر دینا جبکہ مدت کے بارے میں واقف جو مناسب سمجھے۔

امام شافعی کا وقف کے بارے میں نقطہ نظر

علامہ الشربینی نے لکھا:

وشرعاً حبس مال یمکن الانتفاع بہ مع بقاء عینہ بقطع التصرف فی رقبتہ علی مصرف مباح موجود۔ [6]

اور وقف شرعی یہ ہے کہ اپنے کسی مال کو یوں روکنا کہ اس کی ذات کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھانا ممکن رہے جبکہ واقف کا اس پر تصرف بھی زائل ہو جائے اور وقف بھی کسی مباح مصرف پر ہو۔

امام احمد بن حنبل کا وقف کے بارے میں نقطہ نظر

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے المغنی اور الکافی میں وقف کی تعریف یوں لکھی ہے:

الوقف ومعناہ تحبیس الاصل وتسبیل الثمرۃ۔ [7]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

وقف کسی چیز کی اصل ذات کو محفوظ رکھنا اور اس کے منافع کو فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔

وقف کا معنی روکنا، کھڑا ہونا، بند کرنا، کسی جگہ کو فی سبیل اللہ روکنا وغیرہ جبکہ فقہاء کے نزدیک کسی چیز کے منافع کو اللہ کے راستے میں صدقہ کرنا اور اس کی اصل کو اللہ کی ملک یا مالک کی ملک یا موقوف علیہم کی ملک قرار دینا۔ جمہور کے نزدیک واقف کی وقف سے ملکیت زائل ہو جاتی ہے اور پھر حسب اختلاف اللہ تعالی یا موقوف علیہم کی اس پر ملکیت آجاتی ہے جبکہ امام ابو حنیفہ ومالک کے نزدیک وقف پر واقف کی ملکیت برقرار رہتی ہے تاہم اسے ملکیت حقوق نہیں ملتے۔ امام ابو حنیفہ کے نقطہ نظر کی وجہ سے وقف کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مالک کے بعد وہ چیز ہمیشہ کیلئے وقف ہو گی فی الحال فقراء اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور حاکم سے وقف کا لزوم کروا سکتے ہیں۔ اوقاف میں وقف کے متولی کی بڑی مرکزی اہمیت ہوتی ہے۔ ذیل کی سطور میں اس کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

تولیت وقف

وقف کا محافظ شرعی اصطلاح میں ناظر اور متولی کہلاتا ہے جس کے ذمہ وقف سے متعلق کئی امور ہوتے ہیں قدیم اسلامی تاریخ سے وقف کی تولیت وحفاظت کے بندوبست کا پتہ چلتا ہے دور نبوی میں جناب نبی کریم ﷺ اپنے اوقاف کی خود حفاظت کرتے تھے اور آپ ﷺ خود ہی وقف کے نگران وناظر تھے۔ آپ ﷺ کے بعد جن صحابہ نے اوقاف مقرر کیئے وہ بذات خود وقف کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ادا کرتے تھے حضرت عمرh کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ اپنے اوقاف کے خود متولی تھے اور اپنے بعد اپنی صاحب زادی امہات المؤمنین میں سے حضرت حفصہk کو متولیہ مقرر کیا تھا ابو بکر الخصاف احکام الاوقاف میں عبداللہ بن عمر بن ربیعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

شھدت کتاب عمر حین وقف وقفہ انہ فی یدہ فاذا توفی فھو الی حفصۃ بنت عمر فلم یزل عمر یلی وقفہ الی ان توفی فلقد رأیتہ ھو بنفسہ یقسم ثمرۃ ثمغ فی السنۃ التی توفی فیھا ثم صار الی حفصۃ[8]

عبداللہ بن عمر بن ربیعہ فرماتے ہیں حضرت عمر نے جب وقف کیا اور اس کی دستاویز لکھوائی تو میں موجود تھا اس میں آپ نے لکھوایا کہ یہ وقف میری نگرانی میں رہے گا اور میرے بعد اس کی تولیت ونگرانی حضرت حفصہ بنت عمر کریں گی۔ حضرت عمر اپنی وفات تک خود اس کے نگران رہے میں نے دیکھا کہ اپنی وفات والے سال اپنے وقف شدہ باغ جو ثمغ میں تھا کے پھل اپنے ہاتھ سے مستحقین میں تقسیم فرما رہے تھے آپ کے وصال کے بعد وہ وقف حضرت حفصہ بنت عمر کی تولیت میں منتقل ہو گیا۔

وقف کی تولیت کی اقسام

ابتدائی طور پر وقف کی تولیت کی دو قسمیں ہیں۔(1)۔تولیت اصلیہ۔(2)۔تولیت فرعیہ۔

تولیت اصلیہ: تولیت اصلیہ کا مطلب یہ ہے وہ شخص جسے شریعت کی طرف سے تولیت کی ذمہ داری حاصل ہو کسی اور کی طرف سے اسے تولیت حاصل نہ ہو تولیت اصلیہ کی مثال واقف ہے۔

تولیت فرعیہ: تولیت فرعیہ کا مطلب ہے وقف کی وہ ولایت جو کسی کو دوسرے کے سپرد کرنے سے حاصل ہو۔

تولیت اصلیہ کی اقسام

تولیت اصلیہ دو قسم پر مشتمل ہے۔(1)۔واقف بذات خود۔(2)۔حاکم مسلمین

واقف

جمہور احناف، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واقف کو ولایت حاصل ہوتی ہے۔ علامہ الحصکفی نے لکھا:

جعل الواقف الولایۃ لنفسہ جاز بالاجماع۔[9]

واقف نے ولایت اپنے لئے رکھنے کو قرار دیا تو یہ بالاجماع جائز ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حاکم مسلمین

جہات عامہ میں کیئے جانے والے اوقاف پر بعض مخصوص صورتوں میں حاکم مسلمین کو یا اس کی طرف سے مقرر کردہ کسی فرد کو ولایت اصلیہ حاصل ہوتی ہے اور وہ مخصوص صورتیں یہ ہیں۔ وقف جہات عامہ کیلئے ہو مثلاً مساجد، شفاخانے، مدارس وغیرہ۔ واقف کا انتقال ہو جائے اور اس نے نہ تو کسی کو متولی مقرر کیا نہ وصی یا متولی کی خیانت کی وجہ سے اسے معزول کر دیا گیا ہو یا کسی وجہ سے متولی نے تولیت سے معذرت کر لی ہو اور کسی کو متولی مقرر نہ کیا ہو تو ان صورتوں میں واقف سے تولیت اصلیہ منتقل ہو کر حاکم یا حاکم کی طرف سے مقررہ فرد کی طرف آ جائے گی۔ جیسا کہ د۔ وھبۃ الزحیلی نے لکھا ہے۔

وقال الحنفیۃ تکون الولایۃ لنفس الواقف سواء شرطھا لنفسہ اولم یشترطھا لاحد فی ظاہر المذھب ثم لوصیہ ثم للحاکم۔[10]

ولایت فرعیہ

ولایت فرعیہ حاصل ہونے کی کئی صورتیں ہیں۔ (1)۔ الولایۃ بالشرط۔ (2)۔ الولایۃ بالتوکیل۔ (3)۔ الولایۃ بالتفویض۔ ان تینوں صورتوں کی مختصراً وضاحت درج ذیل ہے۔

الولایۃ بالشرط

ولایت اصلیہ / فرعیہ حاصل کرنے والا شخص کسی اور کو وقف کی ولایت دینے کی صراحت کر دے جس کی مختلف صورتیں ہیں۔

(1)۔ واقف کی طرف سے ولایت بالشرط یعنی واقف / واقفین اپنی زندگی میں اپنے علاوہ کسی کو متولی مقرر کرنے کی صراحت کر دے تو واقف کی اس صراحت سے متولی کو ولایت حاصل ہو جائے گی۔

علامہ الحصکفی نے لکھا:

ولایۃ نصب القیم الی الواقف۔[11]

واقف کو متولی مقرر کرنے کی ولایت و اختیار حاصل ہے۔

(2)۔ وہ مخصوص صورتیں جن میں موقوف علیہم کو ولایت اصلیہ حاصل ہو جائے وہ اگر اس ولایت کی وجہ سے کسی کو وقف کی تولیت سپرد کر دیں تو اس فرد کو بھی ولایت فرعیہ حاصل ہو جائے گی جبکہ وہ اس ولایت کا اہل ہو۔ علامہ ابن عابدین اس مسئلہ کی مختلف صورتیں لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

وکذلک اذا کان الوقف علی ارباب معلومین یحصی عددھم اذا نصبوا متولیاً وھم من اہل الصلاح۔[12]

اور ایسے ہی یہ عمل بھی جائز ہے کہ جب وقف خاص افراد پر ہو اور ان کی تعداد شمار کی جا سکتی ہو جب وہ کسی کو وقف کا متولی مقرر کر دیں اور وہ اس کا اہل بھی ہو۔

(3)۔ واقف نے کسی کو متولی مقرر کیا پھر واقف کے انتقال کے بعد مقرر شدہ متولی نے اپنے انتقال سے قبل کسی اور کو متولی مقرر کر دیا تو اس دوسرے متولی کو بھی ولایت فرعیہ حاصل ہو جائے گی۔ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں لکھا:

اذا مات المتولی المشروط لہ بعد الواقف فان القاضی ینصب غیرہ وشرط فی المجتبیٰ ان لا یکون المتولی اوصیٰ بہ الی رجل عند موتہ فان کان اوصی لا ینصب القاضی۔[13]

وہ متولی جس کیلئے واقف نے ولایت کی شرط لگائی تھی اس کا انتقال ہو گیا تو قاضی اس کی جگہ کسی اور کو متولی مقرر کر دے لیکن المجتبیٰ میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ اس متولی نے مرتے وقت کسی کو تولیت کا وصی مقرر نہیں کیا اور اگر اس نے کسی کو وصی مقرر کیا ہو تو وہ شخص ہی متولی ہو گا اور اب قاضی کسی اور کو متولی مقرر نہیں کر سکتا۔

الولایۃ بالتوکیل

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

ولایت بالتوکیل کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کو ولایت اصلیہ حاصل ہے وہ وقف کے امور کی نگرانی و دیکھ بھال کیلئے کسی اور کو اپنا وکیل مقرر کر دے تو ایسا کرنا درست ہے۔اور وکیل کو وقف کے امور کی انجام دہی میں مؤکل کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔علامہ ابن عابدین نے لکھا:

وفی الفتح للناظر ان یؤکل من یقوم بماکان الیہ من امر الوقف ویجعل لہ من جعلہ شیأولہ ان یعزلہ ویستبدل بہ اولایستبدل ولو جُنّ انعزل وکیلہ۔[14]

الولایۃ بالتفویض

ولایت تفویض کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کو ولایت اصلیہ حاصل ہے وہ اپنی جگہ کسی اور کو مستقل طور پر متولی مقرر کر سکتا ہے یعنی جس طرح متولی اصلی توکیل کر سکتا ہے اسی طرح اپنی تمام تر ذمہ داریاں کسی اور کو سپرد کر سکتا ہے البتہ جس کو تولیت تفویض کی گئی ہے وہ یہ ذمہ داری مزید آگے کسی اور کو چند شرائط سے سپرد کر سکتا ہے جو درج ذیل ہیں۔

(1)۔واقف نے بوقت تفویض آگے تفویض کی اجازت دی تو یہ شخص اپنی صحت و بیماری میں کسی اور کو تولیت سپرد کر سکتا ہے۔

(2)۔واقف نے آگے تفویض سے خاموشی اختیار کی ہو تو یہ شخص اپنی بیماری میں آگے تولیت تفویض کر سکتا ہے۔

(3)۔واقف نے آگے تولیت کی تفویض کی ممانعت کر دی تھی تو اب کسی اور کو تولیت تفویض کرنا جائز نہیں۔علامہ الحصکفی نے ان صورتوں کا احاطہ کرتے ہوئے مختصراً لکھا:

ارادالمتولی اقامۃ غیرہ مقامہ فی حیاتہ وصحتہ وان کاالتفویض بالشرط عاماصح ولایملک لعزلہ الااذاکان الواقف جعل لہ التفویض والعزل والا فان فوض فی صحتہ لایصح وان فی مرض موتہ صح وینبغی ان یکون لہ العزل والتفویض الی غیرہ کالایصا۔[15]

متولی نے اپنی زندگی و صحت میں کسی اور کو اپنے قائم مقام مقرر کرنے کا ارادہ کیا تو اگر یہ تفویض خاص شرائط کے ساتھ ہو تو مفوض الیہ کسی کو معزول و مقرر نہیں کر سکتا اور اگر واقف نے اسے یہ اختیار دیا تو وہ مزید آگے عزل و تفویض کر سکتا ہے۔(اور اگر واقف نے سکوت اختیار کیا تھا) تو مفوض الیہ اپنی صحت میں کسی کو تفویض نہیں کر سکتا البتہ اپنی[16] مرض وفات میں تفویض کر سکتا ہے اور مناسب یہ ہے کہ مفوض الیہ کو وصی کی طرح عزل و تفویض کا اختیار ہونا چاہیے نیز تولیت میں دوسرے کی شراکت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ واقف/متولی یہ اقرار کرے کہ وہ تنہا ہی اس وقف کا متولی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس تولیت میں اور بھی کوئی فرد/افراد شامل ہیں تو یہ بھی درست ہے اس صورت میں وہ تمام افراد تولیت وقف میں برابر درجہ کے شریک ہوں گے اس عمل کو فقہی اصطلاح میں المصادقۃ علی النظر کہا جاتا ہے۔

متولی کی شرائط

باتفاق علماء متولی میں پانچ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں۔

(1)۔عقل۔(2)۔بلوغ۔(3)۔اسلام۔(4)۔انتظامی صلاحیت۔(5)۔عدالت

عقل

متولی کا عاقل ہونا ضروری ہے۔ علامہ ابن نجیم نے لکھا ہے۔

ویشترط للصحۃ بلوغہ وعقلہ۔[17]

اور تولیت کے صحیح ہونے کی شرط متولی کا بالغ و عاقل ہونا ہے۔

بلوغ واسلام

متولی کے لیے مسلمان اور بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔جمہور کے نزدیک غیر مسلم شخص مسلم اوقاف کا متولی نہیں مقرر کیا جاسکتا۔

ویشترط للصحۃ بلوغہ عقلہ واسلامہ فی منصوات الانقرویۃ فان تولیۃ الذمی علی المسلمین حرام[18]

فتاوی انقرویہ میں ہے کہ متولی کا عاقل و بالغ اور مسلمان ہونا وقف کی صحت کے لیے شرط ہے کیونکہ ذمی کا مسلمانوں کے وقف کا متولی بننا جائز نہیں ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

انتظامی صلاحیت

متولی میں تولیت کی انتظامی صلاحیت کا ہونا بھی ضروری ہے۔علامہ محمد بن الخطیب الشربینی رقم طراز ہیں:

وشرط ایضاًالکفایۃوفسرھافی الذخائربقوۃ الشخص وقدرتہ علی التصرف فی ماھوناظر علیہ [19]

متولی کیلئے کفایت بھی شرط ہے ذخائر میں کفایت کی تفسیر کی گئی ہے کہ جس چیز کا اسے متولی بنایا گیا ہے اس میں تصرف کی اس میں قدرت وطاقت ہو۔

عدالت

متولی کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ عادل ہو فاسق نہ ہو۔اور عادل ہونے کا مطلب ہے کہ وہ علی الاعلان کبائر کا مرتکب نہ ہوتا ہو صغائر پر اصرار نہ کرتا ہو اور سلامت طبع کے ساتھ ساتھ صلاح و خیر خواہی کو قبول کرنے کی طرف مائل ہو جیسا کہ الفتاویٰ التتار خانیہ میں ہے:

اتفقوا علی ان الاعلان بکبیرۃ یمنع الشھادۃ وفی الصغائر ان کان معلنانوع فسق مستشفع یسمیہ الناس بذلک فاسقاًمطلقاًلاتقبل شھادتہ وان لم یکن کذلک ینظرالیتیم فان لم یکن الاجنبی المولی من حاکم اوناظر اصلی عدلاًلم تصح ولایتہ لفوات شرطھا۔[20]

متولی میں عدالت شرط ہے کیونکہ یہ مال پر ولایت ہے جس میں عدالت شرط ہے جیسے یتیم کے مال پر ولایت لہٰذا اگر یہ اجنبی جسے حاکم نے متولی مقرر کیا یا خود واقف اصلی عادل نہ وہ تو اس کی ولایت صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اس میں ولایت کی شرط نہیں پائی جارہی۔

متولی کی ذمہ داریاں

متولی کی ذمہ داریوں میں تعمیر وقف، وقف کی شرائط کی تنفیذ، وقف کی نگہداشت، وقف کی آمدن کا مناسب بندوبست، وقف کا صحیح استعمال کرانا شامل ہیں۔

(1)۔تعمیر وقف

باتفاق علماء تعمیر وقف متولی کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔علامہ ابن نجیم نے لکھا:

ولہ من المعلوم اولی مایفعلہ القیم فی غلۃالوقف البداءۃ بالعمارۃ۔[21]

اور یہ امر معلوم ہے کہ وقف کا متولی وقف کی آمدن سے سب سے پہلے وقف کی تعمیر کرے گا۔

2۔تنفیذ شرائط وقف

متولی کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ وقف سے متعلقہ تمام شرائط کی تنفیذ کرائے اس لئے کہ تولیت کوئی اعزازی عہدہ نہیں بلکہ مستقل ایسی ذمہ داری ہے جس کی عنداللہ و عندالناس جواب دہی ہے۔اگر متولی اس ذمہ داری کو ادا نہ کرے تو قانوناً اسے معزول کیا جا سکتا ہے۔علامہ ابن عابدین نے لکھا ہے:

وفی الجواہر القیم اذالم یراع الوقف یعزلہ القاضی۔[22]

اور جواہر میں ہے کہ متولی جب وقف کی شرائط کی رعایت نہ کرے تو قاضی اسے معزول کر دے گا۔

3۔وقف کی نگہداشت

متولی کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے وقف کی دیکھ بھال کرنا بھی ہے۔علامہ رافعی نے لکھا ہے:

فی خزانۃالاکمل الولایۃفی الوقف للواقف الاان یکون خائناًفیز عہ القاضی من یدہ وکذالواتھمہ فی عمارتہ اوحفظ غلتہ۔[23]

خزانۃالاکمل میں ہے وقف کی ولایت واقف کو حاصل ہے البتہ اگر واقف خائن ہو تو قاضی اسے معزول کر دے گا نیز اسی طرح اگر قاضی نے اسے وقف کی تعمیر اور اس کی آمدن کے سلسلہ میں متہم خیانت سمجھا تب بھی معزول کر دے گا۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

4۔وقف کی آمدن کا بندوبست

متولی کی ذمہ داریوں میں وقف کی آمدن کا مناسب بندوبست کرنا بھی شامل ہے۔علامہ ابن عابدین نے لکھا ہے۔

وعن الانصاری وکان من اصحاب زفر فیمن وقف الدراھم اوما یکال اوما یوزن ایجوز ذلک قال نعم۔ قیل کیف قال یدفع الدراھم مضاربۃ ثم یتصدق بھافی الوجہ الذی وقف علیہ وما یکال اویوزن یباع ویدفع ثمنہ لمضاربۃ اوبضاعۃ ثم یتصدق بھافی الوجہ الذی وقف علیہ وما یکال اویوزن یباع ویدفع ثمنہ لمضاربۃ اوبضاعۃ قال فعلی ھذا القیاس اذاوقف کراً من الحنطۃ علی شرط ان یقرض للفقراء الذین لابذر لھم لیزرعوہ لانفسھم ثم یوخذ منھم بعدالادراک قدرالقرض ثم یقرض لغیرھم من الفقراء ابداً علی ھذاالسبیل یجب ان یکون جائزاً۔[24]

عبداللہ انصاری جو کہ امام زفر کے شاگرد ہیں ان سے اس شخص کی بابت پوچھا گیا جو دراہم یا موزونی چیز وقف کرے تو کیا یہ جائز ہے؟فرمایا:ہاں۔پوچھا گیا کہ اس وقف کا کیا کیا جائے تو فرمایا کہ دراہم مضاربت پر دے دیئے جائیں اور جو نفع حاصل ہو وہ واقف کی بیان کردہ مصرف پر خرچ کیا جائے اسی طرح مکیل اور موزونی چیز کو بیچا جائے اور ان سے حاصل شدہ نقدی کو مضاربت پر دے دیا جائے اور ان سے جو نفع حاصل ہو اسے واقف کی بیان کردہ مصرف پر خرچ کیا جائے اسی پر قیاس کرتے ہوئے وقف شدہ گندم کو ان فقراء کو دیا جائے جو اپنے کھیت میں گندم کاشت کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس بیج نہیں ہیں گندم کی فصل تیار ہونے پر ان سے قرض دی ہوئی گندم کے بقدر واپس لے لی جائے اور ان کے علاوہ دیگر اسی طرح کے ضرورت مندوں کو دے دی جائے تاکہ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

5۔وقف کا صحیح استعمال

متولی کیلئے ضروری ہے کہ وہ وقف کے صحیح استعمال کو یقینی بنائے اور وقف شدہ اشیاء کے استعمال میں خیانت اور بے موقع استعمال کو روکے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر متولی وقف کو پہنچنے والے نقصانات کو نہیں روکتا اور اس کیلئے مناسب بندوبست نہیں کرتا تو اسے معزول کردیا جائے۔علامہ ابن نجیم نے لکھا:

لوامتنع التولی من منع المشتری عن قطع القوائم کان ذلک خیانۃ منہ فاستفید انہ اذالم یمنع من تیلف شیأللوقف کان خائنا لیعزل۔[25]

اگر متولی درختوں کے خریدار کو درخت کاٹنے سے منع نہ کرے تو یہ خیانت ہے اور اسی سے یہ اصول بھی نکلا کہ جب متولی وقف کے نقصان پہنچانے والے کو نہ روکے تو متولی خائن ہوالہذا اسے معزول کیا جائے گا۔

متولی کا دائرہ اختیارات

متولی کو ہر ایسے کام کا اختیار ہے جو وقف کیلئے زیادہ آمدن کا ذریعہ ہو وقف کی ترقی کا باعث ہو اور مستحقین وقف کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو تاہم ذیل کے چند کام خاص طور پر متولی کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

1۔وقف کے ملازمین کی تقرری

وقف کے انتظامات کیلئے اگر ملازمین وخادم کی ضرورت ہو تو متولی ان کی تقرری کرسکتا ہے۔اوران کیلئے معقول اجرت اور تنخواہ اور دیگر ملکی قوانین کے مطابق مراعات وسہولیات فراہم کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔تاہم یہ امر ضروری ہے کہ ملازمین کو اس کی ذمہ داری اہلیت کے مطابق تنخواہ ودیگر مراعات دے اس میں طریقہ معروف سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔

2۔مصالح کیلئے اجارہ،مزارعت ودیگر عقود

واقف وقف کی ضروریات اور مصالح کے پیش نظر اموال موقوفہ سے بیع وشراء،اجارہ اور اراضی وقف کیلئے مزارعۃ ومعاملۃ کرسکتا ہے تاہم اس میں وقف کے فوائد،ترقی،استحکام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔الفتاوی الھندیہ میں ہے:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

واذا دفع ارض الوقف مزارعۃ یجوز وکذلک لو دفع مافیھا من النخیل معاملۃ یجوز وان دفع القیم ارض الوقف مزارعۃ سنین معلومۃ فھو جائز اذا کان ذلک انفع واصلح للفقراء فقد جوزت سنین معلومۃ من غیر التقدیر بالثلاث وانہ صحیح۔ فالمعنی الذی لاجلہ استحسن المشائخ ان لا تجوز الاجارۃ الطویلۃ علی الوقف وھوان لایؤدی الی ابطال للوقف۔[26]

اور جب متولی نے موقوفہ زمین بٹائی پر دی تو جائز ہے اسی طرح اگر موقوفہ زمین کے کھجور کے درختوں کو دیکھ بھال کیلئے دیا تو یہ بھی جائز ہے اور اسی طرح موقوفہ اراضی چند سالوں کیلئے مزارعۃ پر دینا بھی جائز ہے جبکہ اس میں فقراء کا نفع ہو لہٰذا مزراعت کو تین سال سے مقید کرنا درست نہیں نیز فقہاء نے اجارہ طویلہ صرف اس لئے منع کیا تھا کہ اس سے وقف کو نقصان نہ ہو۔

3۔وقف کی آمدن سے قرض دینا

متولی وقف کی آمدن و مملوکات کی حفاظت کے لیے انہیں بطور قرض دے سکتا ہے۔ علامہ ابن نجیم نے رقم فرمایا:

وذکر ان القیم لو اقرض مال المسجد لیاخذہ عندالحاجۃ وھو احرز من امساکہ فلا باس بہ وفی عمدۃ یسیع للمتولی اقراض مافضل من غلۃ الوقف لو احرز[27]

اگر متولی کسی کو مسجد کے مال سے قرضہ دے تاکہ ضرورت پڑنے پر اس سے واپس لے لے اور قرض دینے میں مال کی زیادہ حفاظت کا بندوبست ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور عمدہ میں ہے متولی کیلئے جائز ہے کہ وقف کا زائد مال قرض پر دے دے بشرطیکہ اس میں اس مال کی حفاظت زیادہ ہو۔

4۔وقف کی ضروریات کیلئے قرض لینا

متولی وقف وقف کی ضروریات کیلئے واقف کی اجازت باتفاق علماء قرض لے سکتا ہے۔ المحیط البرھانی میں ہے:

قیم وقف طلب منہ الجبایات والخراج ولیس فی یدہ من مال الوقف شیئافاراد ان یستدین فھذا علی وجھین ان امرہ الواقف بالاستدانۃ فلہ ذلک وان لم یأمرہ بالاستدانۃ فقد اختلف المشائخ۔[28]

وقف کے متولی سے وقف پر واجب شدہ کلیمز و ٹیکس کا مطالبہ کیا گیا اور متولی کے پاس وقف کا مال نہیں تھا تو اس نے چاہا کہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے کہیں سے قرض لے تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر واقف نے اسے قرض لینے کی اجازت دی ہو تو اس کیلئے قرض لینا جائز اور اگر اجازت نہ ہو تو قرض لینے کے جواز وعدم جواز میں مشائخ کا اختلاف ہے۔

تولیت کی خدمات پر اجرت

متولی کیلئے وقف کی خدمات کے عوض میں تنخواہ یا اجرت لینا جائز ہے۔ جس طرح دیگر خدمات دینیہ کے بدلے میں تنخواہ لینا باتفاق علماء جائز ہے۔

عن ابن عمران عمر اشترط فی وقفہ ان یأکل من ولیہ ویوکل صدیقہ غیر متمول مالا وفی روایۃ آخر وقال عمر فی وقفہ لاجناح علی من ولیہ ان یأکل وفی روایۃ لاجناح علی من ولیھا ان یأکل منھا بالمعروف۔[29]

حضرت عمر نے اپنے وقف کیلئے شرط لگائی کہ جو اس کا متولی ہو گا وہ خود بھی اور اپنے دوست کو اموال موقوفہ سے کھلا سکتا ہے جبکہ اس تمول حاصل نہ کرے۔ نیز دوسری روایت میں ہے کہ جو متولی وقف ہے اس کیلئے معروف طریقے سے اموال وقف سے کچھ کھانے میں حرج نہیں۔

متولی کا احتساب اور معزولی

اموال وقف چونکہ متولی کے ہاتھ میں امانت ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ متولی امانت کی صفت سے متصف ہو۔ علامہ ابن عابدین الاسعاف کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قال فی الاسعاف ولا یولی الا امین قادر بنفسہ او بنائبہ لان الولایۃ مقیدۃ بشرط النظر ولیس من النظر تولیۃ الخائن لانہ یخل بالمقصود۔[30]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

اور اسعاف میں ہے کہ وقف کا متولی صرف امین شخص جو وقف کے امور خود یا اپنے نائب کے ذریعے سرانجام دینے پر قادر ہو کو بنایا جائے کیونکہ ولایت وقف کی مصالح کی بنیاد پر ہے اور خائن شخص تو وقف کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مقصود کے خلاف کام کرے گا۔

وقف املاک ایکٹ 2020ء کا تعارف

یہ قانون پاکستان کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (Financial Action Task Force) کی گرے لسٹ (Grey List) سے نکالنے کی غرض سے بنایا گیا تھا۔ اس قانون کی اہم شقوں کا کا خلاصہ یہ ہے۔

- وفاق کے زیر اہتمام علاقوں میں مساجد و امام بارگاہوں کے لیے وقف زمین چیف کمشنر کے پاس رجسٹرڈ ہو گی اور اس کا انتظام و انصرام حکومتی نگرانی میں چلے گا۔
- حکومت کو وقف املاک پر قائم تعمیرات کی منی ٹریل (آمدن و خرچ) معلوم کرنے اور آڈٹ (احتساب) کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔
- وقف زمینوں پر قائم تمام مساجد، امام بارگاہیں اور مدارس وفاق کے کنٹرول میں ہوں گے۔
- وقف املاک پر قائم عمارتوں کے منتظم منی لانڈرنگ میں ملوث پائے گئے تو حکومت ان کا انتظام سنبھال لے گی۔
- قانون کی خلاف ورزی پر ڈھائی کروڑ جرمانہ اور پانچ سال تک سزا ہو سکے گی۔
- حکومت چیف کمشنر کے ذریعے وقف املاک کے لیے منتظم اعلیٰ تعینات کرے گی۔
- منتظم اعلیٰ کسی خطاب، لیکچر یا خطبے کو روکنے کی ہدایات دے سکے گا۔
- منتظم اعلیٰ قومی خود مختاری اور وحدانیت کو نقصان پہنچانے والے کسی معاملے کو بھی روک سکے گا۔
- خطبے یا تقریر کی شکایت کی صورت میں چھ ماہ تک قید رکھا جا سکتا ہے، جس کے لیے وارننگ کی ضرورت ہو گی۔ چھ ماہ تک اس کی ضمانت ہو گی نہ عدالت مداخلت کر سکے گی۔ جرم ثابت نہ ہوا تو چھ ماہ بعد رہائی ملے گی مگر اس حبس بے جا پر سوال نہیں کیا جا سکے گا۔
- مسجد اور مدرسے کو چلانے والی انجمن کے تمام عہدیداروں کی مکمل ویریفیکیشن (تصدیق) ہو گی اور ان کا ٹیکس ریکارڈ بھی چیک کیا جائے گا۔
- مسجد اور مدرسے کو زمین یا فنڈ دینے والے اپنی منی ٹریل بھی دے گا کہ اس نے یہ رقم کہاں سے حاصل کی۔
- مسجد اور مدرسہ کسی وقت اخراجات، فنڈنگ کرنے والوں کی تفصیل یا منی ٹریل نہ دے سکے گی تو وہ عمارت حکومت کے قبضے میں چلی جائے گی۔[31]

وقف املاک ایکٹ 2020ء کا فقہی جائزہ

وقف کی بنیادی طور پر تین اقسام بنتی ہیں۔ ایک وہ اوقاف جو عرصہ سے سرکاری تحویل میں ہیں۔ دوسرے وہ اوقاف جن کے باقاعدہ طور پر کوئی واقف یا متولی معلوم نہیں ان کا انتظام و انصرام بھی عموماً حکومت کرتی ہے۔ تیسرے وہ اوقاف جن کے واقف اور متولی معلوم ہیں ان کا انتظام و انصرام ان اوقاف کے واقف یا ان کی طرف

سے مقرر کردہ متولی کے پاس ہوتا ہے۔ ان میں سے وقف کی پہلی دونوں اقسام کے اوقاف کے متولی حکومت وقت ہوتی ہے جن کی آمد و خرچ کا انتظام وانصرام وزارت اوقاف اور اس کے ذیلی دارے سنھالتے ہیں۔ جبکہ تیسری قسم کے اوقاف جن کے واقف اور متولی متعین لوگ ہوتے ہیں ان کا انتظام وانصرام انہی کے سپرد ہوتا ہے۔ اس قانون کے تحت وقف کی اس تیسری قسم کی تولیت بھی بظاہر حکومت نے خود لے لی ہے کیونکہ چیف ایڈ منسٹریٹر کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ وقف کے متولی سے بھی کئی زیادہ مذکور ہیں۔ گزشتہ سطور میں متولی ذمہ داریوں اور اختیارات کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو معلوم پوتا ہے کہ کسی وقف کے متولی ہونے کے باوجود کسی اور کو وقف میں ایسے تصرفات کا اختیار دینا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ نیز متولی کی ذمہ داریوں میں صرف وقف کے املاک، آمدن، نئے واقفین کی مالی پوزیشن کی تحقیق وتفتیش کرنا شرعی اعتبار سے شامل نہیں ہیں بلکہ اس کی ذمہ داریوں میں اوقاف کی حفاطت، ان کی آمدن میں اضافہ کا بندوبست اور انہیں درست مصارف پر خرچ کرکے مستحقین وقف کی معاشی جروریات کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس قانون کی مذکورہ بالا شقوں کا بغور جاے زہ لیا جائے تو اس میں تعمیر وقف، ترقی وقف، واقف کی شرائط کی تنفیذ، مستحقین وقف کی فلاح وبہبود پر نظر کرنا وغیرہ کچھ بھی نہیں بلکہ صرف اوقاف اور واقفین کی املاک کی معلومات کو خاص مقاصد کے لیے اکھٹا کرنا ہے۔ وقف ایک عبادت ہے جس کے مقاصد واہداف شریعت نے تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ اس قانون سازی میں وقف کے ماہرین اہل علم کو بھی شامل کرنے سے اس قانون کے فوائد زیادہ حاصل ہوتے اور مختلف طبقات کی طرف سے پیدا ہونے والے تحفظات کا ازالہ بھی ممکن ہوتا۔

حاصل کلام:

لغت میں وقف کا معنی ٹھرنا اور روکنا ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں وقف کی کئی تعریفات کی گئی ہیں جن میں بنیادی نقطہ یہ ہے کہ کسی چیز کو خیر کے کاموں کے لیے مستحقین کے استعمال میں دے دینا ہے۔ وقف کیلئے ایک لازمی شرط تولیت بھی ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ تولیت اصلیہ۔ 2۔ تولیت فرعیہ۔ تولیت اصلیہ سے مراد یہ ہے کہ شریعت کی طرف سے کسی کو تولیت سپرد کی جائے جیسے واقف، حاکم اور موقوف علیہم کی تولیت اصلیہ ہے۔ تولیت فرعیہ سے مراد یہ ہے کہ وہ تولیت جو کسی کو دوسرے کی طرف سے سپرد کی جائے۔ تولیت فرعیہ کی تین صورتیں ہیں۔ 1۔ تولیت بالشرط۔ 2۔ تولیت بالتوکیل۔ 3۔ تولیت بالتفویض۔ تولیت بالشرط کا مطلب یہ ہے کہ واقف یا حاکم کسی کیلئے تولیت کی شرط لگا دے۔ تولیت بالتوکیل کا مطلب ہے واقف یا حاکم کسی کو تولیت میں اپنا نائب مقرر کر دے۔ تولیت بالتفویض کا مطلب ہے کہ واقف یا حاکم اپنی جگہ کسی اور کو متولی مقرر کر دے۔ متولی میں عقل، بلوغ، اسلام، عدالت اور انتظامی صلاحیت کا ہونا ضروری شرط ہے۔ متولی کی ذمہ داریوں میں تعمیر وقف، تنفیذ شرائط وقف وواقف، وقف کی نگہداشت، وقف کی آمدن کا بندوبست اور صحیح استعمال وقف شامل ہیں۔ متولی کے دائرہ اختیار میں وقف کے ملازمین کا تقرر، وقف کی مصالح کیلئے خرید وفروخت، وقف کیلئے استدانہ وغیرہ ہیں جبکہ 2020ء میں پارلیمان نے پاکستان کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (Financial Action Task Force) کی گرے لسٹ (Grey List) سے نکالنے کی غرض سے وقف املاک ایکٹ 2020ء کے نام سے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی کچھ شقیں وقف کے بارے ہیں شریعت اسلامیہ کی تشریحات کے منافی معلوم ہوتی ہیں جن میں خاص طور پر چیف ایڈ منسٹریٹر کی طرف سے مقررہ نمائندہ کو متولی وقف کے تمام اختیارات سے زیادہ اختیار دینا اور وقف کے مقاصد کی تکمیل میں اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہ کرنا خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

حوالہ جات

1 وقف/موقوف علوم دینیہ میں مختلف جگہوں میں مختلف مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً عند اہل العروض الوقف ہوا سکان آخر المفعولات والموقوف الجزء الذی فیہ الوقف وعند اہل القرأۃ الوقف السکون البنائی والموقوف اللفظ الذی فیہ الوقف ولہ اقسام عدیدۃ وعلوم القرآن الموقوف تفسیر الصحابی للقرآن وعند المحدثین قولالم یبلغ بہ الی النہی وللنووی قول ما اضیف الی الصحابی والبیع الموقوف ہو ماتعلق بہ حق الغیراو وبیع یتعلق بہ حق الغیر کبیع الفضولی والوقف عند الفقہاء العین المحبوس اما علی ملکہ او علی ملک اللہ اوعلی ملک الموقوف علیہم (تہانوی، محمد بن علی ، **کشاف اصطلاح الفنون**،بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2013ء) 348/4

2 ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، **لسان العرب** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1996ء)، 373/15

3 الشیخ النظام وجماعۃ العلماء، **الفتاوی الھندیہ** (کوئٹہ: بلوچستان بک ڈپو، س ن)، 350/2

4 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 338/4

5 الدردیر، احمد بن محمد، **الشرح الصغیر علی اقرب المسالک فی مذھب الامام مالک** (بیروت: دار المعارف، 1392ھ)، 97/4

6 الشربینی، محمد بن الخطیب، **مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنھاج** (بیروت: دار المعرفۃ، 2010ء)، 482/2

7 ابن قدامہ، عبداللہ بن قدامہ المقدسی،**المغنی مع الشرح الکبیر**(بیروت: دار الکتاب العلمیہ،2009ء)، 225/7

8 الخصاف، احمد بن عمر الشیبانی، **احکام الاوقاف** (بیروت: دار الصادر، س ن)، 10

9 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 329/4

10 د۔ وھبۃ الزحیلی، **الفقہ الاسلامی وادلتہ** (بیروت: دار الصادر، س ن)، 230/8

11 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 422/4

12 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 422/4

13 ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، **البحرالرائق شرح کنزالدقائق** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 251/5

14 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 425/4

15 ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 425/4

16 فقہاء نے مفوض الیہ کا صحت ومرض میں تفویض کے عمل کے فرق کو دلائل وامثلہ سے واضح کیا ہے نیز فراغ عن الولایۃ یعنی واقف کا اپنی تولیت سے دستبرداری کا قاضی کے پاس جاکر اعلان کرنے کی تفصیلات وشرائط بھی ذکر کی ہیں۔

17 ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، **البحرالرائق شرح کنزالدقائق** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 256/5

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 2023

[18] الرافعی، عبدالقادر، **تقریرات الرافعی الملحق بردالمحتار**(بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 84/4
[19] الشربینی، محمد بن الخطیب، **مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج** (بیروت: دار المعرفۃ، 2010ء)، 393/2
[20] البہوتی، منصور بن یونس، **کشاف القناع عن متن الاقناع** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2001ء)، 299/5
[21] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، **البحرالرائق شرح کنزالدقائق** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 235/5
[22] ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 380/4
[23] الرافعی، عبدالقادر، **تقریرات الرافعی الملحق بردالمحتار**(بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 84/4
[24] الشیخ النظام، وجماعۃ العلماء، **الفتاوی الھندیہ** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000ء)، 413/2
[25] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، **البحرالرائق شرح کنزالدقائق** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 234/5
[26] الشیخ النظام، وجماعۃ العلماء، **الفتاوی الھندیہ** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000ء)، 423/2
[27] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، **البحرالرائق شرح کنزالدقائق** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 239/5
[28] ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 439/4
[29] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (ریاض: دارالسلام، 1999ء) ، کتاب الوصایا، باب الوقف کیف یکتب وباب نفقۃ القیم للوقف۔
[30] ابن عابدین، محمد امین، **ردالمحتارعلی الدر المختار** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 380/4
[31] https://na.gov.pk/uploads/documents/1600938533_861.pdf